باسمہٖ تعالیٰ

سلسلۂ اشاعت ۲

صلی اللہ علی النبی المختار — دم مدار بیڑا پار

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

خورشید مداریت

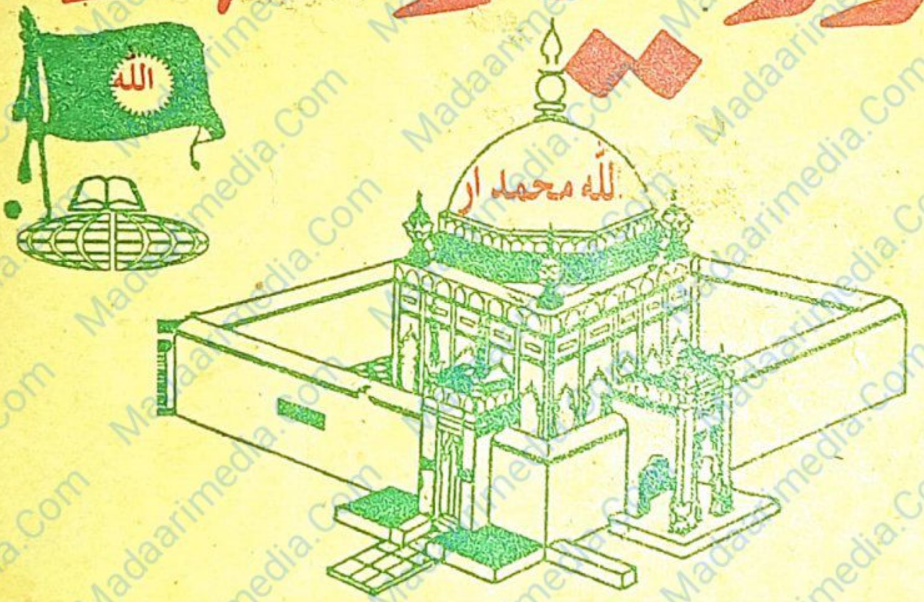

مؤلف و مصنف

مبلغ مداریت حضرت مولانا ابو ضیغم فرید احمد شکوہی مداری

دار العلوم حنفیہ مداریہ بہیڑی

ناشر

آل انڈیا سنی جمعیۃ المدار شاخ بہیڑی (بریلی)

Ph. 05822-222328

Madaarimedia.Com

دم مدار
بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

هو البدیع الکریم

خورشید مداریت

کا اجمالی تعارف

کتاب: خورشید مداریت

مؤلف: مبلغ مداریت مولانا ابو ضیغم فرید احمد شکوہی مداری، محلہ اسلام نگر، بہیڑی، بریلی، یوپی

ضخامت: ۴۸ صفحات

قیمت: ۱۰ روپئے

پریس: کے. جی. این۔ پولیس چوکی کے سامنے، بہیڑی

کمپیوٹر کمپوزنگ: نوری کمپیوٹرس، سیلانی روڈ، بریلی۔

Ph.0581-2562598,Mobile:9897242575

ناشر: کل ہند سنی جمعیۃ المدار شاخ بہیڑی، بریلی یوپی

فون: 222328

ملنے کے پتے: تسلیم احمد جعفری المداری بیری والی کنوئیاں، قطب چوک بہیڑی، بریلی

شمیم احمد پان والے (پیگا والے) نینی تال روڈ، بہیڑی بریلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اظہار حقیقت

ازرشحات قلم: شیر بیشۂ مداریت مجاہد اعظم ہند حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد مرغوب عالم صاحب قبلہ جعفری المداری دامت برکاتہ القدسیہ مرکزی جنرل سکریٹری آل انڈیا سنی جمعیۃ المدار

باسم اللہ تعالیٰ و حمدہ و الصلوٰۃ علی رسولہ و حبیبہ و علی الہ و اصحابہ اجمعین

ایک طویل زمانے سے اب تک اس روئے زمین پر دنیائے اسلام کے بے شمار صحابی اور اولیاء کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سوانح نگار گزرے ہیں جنھوں نے اپنے افکارِ صحیحہ اور اپنی معتبر علمی صلاحیت ولیاقت کی بنیاد پر معاشرے کی فلاح وصلاح کے لیے کتابیں لکھ کر مسلمانانِ عالم کے لئے نمونۂ ہدایت اور مشعلِ راہ بنایا۔

اسی طرح پیشِ نظر کتاب ''خورشید مداریت'' شہنشاہِ ولایت حضور سیدنا بدیع الدین احمد قطب المدار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند معنوی وخلیفہ حضور سیدنا خواجہ ابومحمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ کی نسلِ پاک میں نویں پشت پر ایک جلیل القدر بزرگ جنھوں نے اپنی خدماتِ جلیلہ سے ہندوستان کے اکثر مقامات پر گم گشتہ راہوں کو راہِ ہدایت بخشی بالخصوص سرزمین بہیڑی شریف کے رہنے والوں کو اپنے قدمِ ناز سے اور اپنی تبلیغ دین متین سے آراستہ و

پیراستہ کیا۔ آج دنیاءِ انسانیت جنہیں قطب عالم ولی کامل حضور سیدنا خواجہ خورشید احمد الملقب بہ دادامیاں کے نامِ نامی اسم گرامی سے جانتی ہے۔اس کے علاوہ وہ خاندان حضور سیدنا مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق اولیاءِ کرام جوآپ کے آباء اور اولاد میں .سے جنھوں نے اپنے فیوض وبرکات کے گوہر سارے مسلمانانِ عالم بالخصوص اہل بہیڑی کو عطا کئے اور جن کا فیضانِ لطف وکرم آج بھی ہر خاص وعام حاصل کرتا نظر آتا ہے۔میں نے مذکورہ بالا کتاب کا مکمل مطالعہ کیا یقیناً عزیزی حضرت مولانا فرید احمد صاحب شکوہی مداری نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور کاوشوں سے دورِ حاضر کے سنی مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ان مقدس اولیاءِ کرام کی حیات طیبہ اور خدماتِ جلیلہ کو تحریر کر کے ایک نایاب تحفہ پیش کیا جس سے عمدہ نتائج اور خوش آئند آثار رونما ہوں ہمیں امید ہے کہ حضرت مولانا موصوف کی یہ کاوش اربابِ علم ودانش اور محبانِ اولیاءِ کرام سے ضرور خراجِ دادو تحسین حاصل کرلے گی۔بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ اس عظیم کاوش کو قبول خاص وعام فرما کر مزید خدمتِ دین کرنے کا جذبہ وحوصلہ عطا فرمائے!(آمین)

(اللہ کرے ذوقِ علو اور بھی زیادہ)

دعا گو

سید مرغوب عالم جعفری المداری

۹رشعبان المعظم ۱۴۲۴ھ بروز دوشنبہ

تقریظ جلیل

از:

حضرت علامہ قبلہ سید نثار حسین صاحب مدظلہ العالی جعفری المداری مکن پوری

نحمدہ' ونصلی علی حبیبہ الکریم

پیش نظر کتاب ''خورشید مداریت'' جو مبلغ مداریت فاضل جلیل حضرت مولانا فرید احمد صاحب شکوہی مداری کی تالیف وتصنیف ہے۔ اس کا مسودہ پڑھ کر بے حد شادمانی ہوئی مولانا موصوف نے وقت کی ضرورت کے مطابق ان بزرگان سلسلہ عالیہ مداریہ کا ذکر بحسن وخوبی فرمایا جنکی تبلیغی خدمات کا شکریہ صرف اہل بہیڑی ہی نہیں بلکہ اس کے ذرات بھی اپنی زبان میں ادا کرتے ہیں بارگاہِ رب العالمین میں دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو مقبول عام فرما کر حضرت مولانا فرید احمد صاحب کو جزائے دارین عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا گو فقیر مداری

سید نثار حسین جعفری مداری

۱۰ر شعبان ۱۴۲۴ھ

گلدستۂ حقیقت

از:

فاضل معقولات ومنقولات حضرت علامہ مولانا محمد احمد صاحب و قاری مداری عباس نگر بہیڑی۔

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ نبیلہ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! زیرِ نظر کتاب ''خورشید مداریت'' میں مبلغ مداریت حضرت مولانا فرید احمد صاحب شکوہی مداری نے ان بزرگان سلسلۂ عالیہ مداریہ کے حالات اور کشف وکرامات کو جنہوں نے باشندگان بہیڑی کو اسلامی تعلیمات سے روشناس فرما کر احسانِ عظیم فرمایا ہے کہ حقیقت کے گلدستہ میں سجا کر پیش کیا ہے خدائے کریم مؤلف موصوف کی اس علمی وتحقیقی کاوش کے بدلے دونوں جہان میں سرخرو فرمائے۔

محمد احمد وقاری مداری

۱۱شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

تہدیت

میں اپنی اس کاوش کو شہنشاہ ولایت فرد الافراد قطب الارشاد حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار مدار العالمین کی بارگاہ عالی وقار میں ہدیۂ پیش کر تا ہوں جن کی چشم التفات نے حقیر و کمتر ذرہ کو درنایاب بنادیا۔

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

انتساب

اپنے والد بزرگوار

عالی جناب سعید احمد صاحب خلیفہ جی جعفری المداری

اور

والدہ محترمہ عقیلہ بی جعفری المداری کے نام

جن کے سایہ محبت و شفقت میں پروان چڑھ کر اس لائق بنا۔

پروردگارِ عالم والدین کریمین کو دونوں عالم کی سرخروئی عطا فرمائے

آمین

فرید احمد شکوہی مداری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگاہ اولیں

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل تسلیم

امابعد! دور طالب علمی سے ہی دل میں ایک امنگ کروٹیں لیتی رہی کہ وہ بزرگان دین وملت جنھوں نے تبلیغ دین مستقیم اور ترویج سلسلۂ عالیہ مداریہ کے لئے اپنے مولد عزیز کو خیر باد کہہ کر ہندوستان کے بیشتر مقامات پر قیام فرمایا بالخصوص سرزمین بہیڑی کو اپنا مسکن بنایا ان بزرگان کرام کے حالات و سوانح کو تحریری طور پر قدرے پایۂ تکمیل تک پہونچاؤں۔ حالانکہ مجھ ناچیز سے پہلے اور بہت پہلے بے شمار مشاہیر قلم کار اور مضمون نگار گذرے اور موجود ہیں مگر من جانب اللہ یہ عظیم خدمتِ بابرکت میرے حصے میں آئی یہ اس کا احسان وکرم ہے۔ مزید برآں اراکین کل ہندسنی جمعیۃ المدار شاخ بہیڑی اور کچھ احباب نے بھی ان بزرگوں کی سوانح نگاری پر تبصرہ کرنے پر زور دیا، مصروفیات کثیرہ کے باوجود اپنے محبین و مخلصین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ترتیب و تالیف میں مشغول ہوگیا اور انتہائی کوشش وکاوش کے بعد ان پاکباز بزرگوں کی سوانح عمری

کومعرض وجود میں لا سکا۔ اور میں کیا یہ سب بوسیلۂ سیدی ومرشدی حکیم الامت سید محمد ولی شکوہ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان حضور سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کا خاص فیضان وکرم ہے۔

زیر نظر کتاب "خورشید مداریت" سے قبل ان بزرگوں کے حالات طیبات پر کوئی مکمل کتاب نہیں تھی جس کو اپنی تالیف میں بحیثیت سند ذکر کرتا۔ بس بزرگان بہیڑی اور بزرگان مکن پور شریف سے جو بھی حالات اور کشف و کرامات مہیا ہو سکے ان کو تحقیقی طور پر تحریر کرنے کیسعادت حاصل کی ہے۔

بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ رب العزت میری اس ادنی سی کاوش کو قبول فرما کر جزاء دارین عطا فرمائے اور مزید خدمتِ دین کا جذبہ عطا فرمائے (آمین)

خاکپائے ولی
ابو ضیغم فرید احمد شکوہی مداری
خادم دار العلوم حنفیہ مداریہ بہیڑی ضلع بریلی
۵ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

فضائل اہلبیت اطہار

میں اپنی اس مختصر تالیف وتصنیف میں جن پاکباز اور مقدس ہستیوں کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ان کے بے شمار فضائل وشمائل ہیں۔ کیونکہ وہ گلشن فاطمی کے گلہائے رنگیں اور پیکر حسن ومہہ جبیں ہیں جن کے حق میں آیت تطہیر کا نزول ہوا۔ اور بے شمار احادیث وارد ہوئیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری ایام میں ایک روز غدیر خم کے پاس (مقام جحفہ میں) کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا" و انا تارک فیکم الثقلین اولهما کتاب الله فیه الهدیٰ والنور و اهل بیتی اذکر کم الله فی اهل بیتی اذکر کم الله فی اهل بیتی (مشکوٰۃ)

یعنی میں تم میں دو نفیس اور گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی کتاب اللہ جس میں ہدایت اور نور ہے دوسری گراں قدر چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں

ترمذی شریف میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ مرقوم ہے کہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن اونٹنی پر سوار ہوکر سرکار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے یا ایها الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذ تم به لن تضلوا کتاب الله و عترتی اهل بیتی ۔ یعنی اے لوگو! میں تمہارے درمیان وہ چیزیں چھوڑی ہیں

کہ اگر تم اس کو پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ ایک چیز تو اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری اہل بیت۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ کر کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے الا ان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة نوح من رکبها نجا و من تخلف عنها هلک (مشکوٰۃ)

آگاہ ہو جاؤ میرے اہل بیت تم لوگوں کے لئے کشتی نوح کی طرح ہیں جو شخص کشتی میں سوار ہوا نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا۔ وہ ہلاک ہو گیا۔

برادران گرامی! اکابرین سلف و خلف بھی اہل بیت کو تعریف و توصیف میں ہمیشہ کی رطب اللسان رہے لوگوں کو ان سے محبت رکھنے کی تاکید فرماتے رہے۔ سید الاکابرین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صلة قرابة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم احب الی عن صلة قرابتی۔ یعنی اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کی خدمت کرنا مجھے اپنے رشتہ داروں کی صلہ رحمی سے زیادہ محبوب ہے۔ (الشرف المؤبد) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر من سنة یعنی آل رسول سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الشرف المؤبد)

کل سبب و نسب ینقطع یوم القیامة الا سببی و نسبی

یعنی سرکار فرماتے ہیں میری رشتہ داری اور نسب کے علاوہ ہر رشتہ داری اور نسب منقطع ہو جائے گا۔

قرآن مقدس کی آیت کریمہ قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ کی تفسیر میں حضرت علامہ امام رازی علیہ الرحمۃ تفسیر کشاف سے ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا من مات علیٰ حب آل محمد مات شهیداً

الا و من مات علی حب آل محمد مات مغفوراً لهٗ

الا ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنة و الجماعت

یعنی جو اہل بیت کی محبت پر پر فوت ہوا اس نے شہادت کی موت پائی۔ آگاہ ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے سارے گناہ بخش دیئے گئے۔ خبردار ہو جاؤ جو اہل بیت کی محبت پر فوت ہوا وہ مسلک اہل سنت والجماعت پر فوت ہوا۔

یہ تمام خوشخبریاں اہل بیت سے محبت کرنے والوں کے لئے ہیں۔ جو لوگ ان سے بغض و عداوت رکھتے ہیں ان کا حال کیا ہو گا اس کے متعلق سرکار فرماتے ہیں الا و من مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامة مکتوباً بین عینیه آیس من رحمة الله

الا و من مات علیٰ بغض آل محمد مات کافراً

الا ومن مات علیٰ بغض آل محمد لم یشم رائحة الجنة

یعنی خبر دار ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی دشمنی پر مراوہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں نے درمیان لکھا ہوگا اللہ کی رحمت سے ناامید''

اور آگاہ ہو جاؤ جو اہل بیت کی دشمنی پر مراوہ کافر مرا

اور خبر دار ہو جاؤ جو شخص اہل بیت کی دشمنی پر مراوہ جنت کی خوشبو سے محروم کر دیا جائیگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ و رسول کا وہی پیارا ہے جو اہل بیت سے محبت رکھتا ہے اور ان سے بغض وعناد رکھنے والا اللہ و رسول کا دشمن ہے انھیں اہل بیت اطہار میں حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہمدار حضرت خواجہ سید ابوارغون حضرت خواجہ سید خورشید احمد اور ان کی اولا د امجاد ہے۔ احادیث کریمہ اور قرآن کریم کی روشنی میں ثابت ہوا کہ ان بزرگوں سے محبت کرنا لازمی ہے۔ بغیر ان کی محبت کے نماز روزہ حج زکوۃ اعمال صالحہ سب کے سب اکارت ہیں۔

☆☆☆

خالق مجھے مخلوق کا سلطاں نہ بناتا
اعزاز خودی بخش کے ذی شاں نہ بناتا
جس خاک نے بوسے لئے نعلین نبی کے
وہ خاک بناتا مجھے انساں نہ بناتا

سرزمین ہند پر فیضان مداریت

تیسری صدی ہجری کے نصف ثانی میں جب کہ ہندوستان کی سرزمین کفر وشرک کے گھٹاٹوپ اندھیروں اور مخرب اخلاق رسوم ورواج کی تاریکیوں میں ذات پات کی تفریق اور پیشہ کی جکڑ بندیوں میں گھری ہوئی تھی جوگیوں جادوگروں اور شعبدہ بازوں کا دبدبہ تھا جو بھٹکی ہوئی انسانیت کے دیوتا بنے ہوئے تھے یہ وہ دور تھا جب کہ سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ نے سرزمین ہند پر قدم رنجہ نہیں فرمایا تھا۔ البتہ کہیں کہیں دو چار مسلمان نظر آتے تھے۔ ایسے ماحول میں سرزمین حلب ملک شام سے ایک مبلغ آقائے کائنات قاسم نعمات حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم واشارہ پر تبلیغی امور کو سرانجام کرنے کی غرض سے وارد ہندوستان ہوا جس کو دنیا قطب وحدۃ سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار مدار العالمین وغیرہ کے ناموں سے جانتی ہے ۲۸۲ھ کا وہ مبارک سال جس میں حضور مدار العلمین نے وارد ہند ہو کر رشد وہدایت کے کارہائے نمایاں انجام دیئے بھارت کی سرزمین پر تبلیغ اسلام کے سلسلہ کی یہ وہ اہم ترین کڑی ہے جس سے باقاعدہ طور پر تبلیغ وارشاد کا سلسلۂ منظّم جڑا ہوا ہے۔ الغرض سرزمین ہند پر حضور سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ ۲۸۲ھ میں تشریف لائے اور آپ نے ملک کے گوشہ گوشہ میں قدم رنجہ فرما کر کروڑوں لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام فرمایا۔

مسلمانان ہند میں اکثر وہ لوگ ہیں جن کے باپ دادا آپ کے دست اقدس پر یا آپ کے خلفائے ذی وقار کے مقدس ہاتھوں پر شرف اسلام سے مشرف ہوئے۔ قطب حقیقی حضرت سید بدیع الدین مدار العالمین کے والد مکرم حضرت قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی ابن سید بہاء الدین ہیں جو حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی اولاد امجاد سے ہیں اور والدہ محترمہ حضرت فاطمہ ثانیہ عرف بی بی ہاجرہ تبریزیہ بنت سید عبداللہ تبریزی ہیں جو امیر المؤمنین حضرت امام حسن کی نسل پاک سے ہیں۔ حضور مدار العالمین یکم شوال المکرّم ۲۴۲ھ بروز پیر بوقت صبح صادق شہر حلب کے مضافات قصبہ چُنار میں پیدا ہوئے۔ علامۃ الدہر حضرت سدید الدین حذیفہ شامی رضی اللہ عنہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور ۱۴ سال کی مختصر عمر شریف میں حفظ قرآن کریم فقہ وحدیث وتفسیر وغیرہ علوم مروجہ پر دستگاہ کامل حاصل فرمائی اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ علوم نوادر علم ہیمیا، کیمیا، سیمیا ریمیا بھی حاصل فرمائے۔ سلسلۂ سلوک میں حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ کے دست مقدس پر شرف بیعت سے مشرف ہو کر سلسلہ طیفوریہ میں اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے ۲۵۹ھ میں ادائے ارکان حج سے فارغ ہو کر حصول شرف زیارت کے لئے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو خود مختار کائنات قاسم نعمات صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلوہ گر ہو کر شرف زیارت سے مشرف فرمایا اور حضرت سید بدیع الدین کا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لیکر اسلام حقیقی تعلیم فرمایا اور تبلیغی خدمات کا

حکم فرما کر ہندوستان روانہ کیا۔ حضور مدار پاک نے ۲۸۲ھ سے ۸۳۸ھ تقریباً پانچسو چھپن (۵۵۶) سال تک نہ صرف ہند بلکہ بیرون ہند بھی تبلیغ دین فرمائی آپ کی تبلیغی سرگرمیاں کوئی راز سربستہ نہیں جو اہل علم پر مخفی ہوں اس طویل مدت میں ہزاروں افراد کو خلافت و نیابت کی دولت سے مالا مال فرمایا جنھوں نے اپنے مرشد برحق حضور سیدنا مدار العالمین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے حلقہ سے تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ کو جاری رکھا کروڑوں افراد کو داخل اسلام فرمایا خلفائے ذی وقار میں وہ عظیم الشان شخصیت بھی ہے جس کو جانشینی کا شرف حاصل ہوا یعنی تاجدار روحانیت و معرفت واقف اسرار وحدت قطب الاقطاب سلطان العارفین قدوۃ الکاملین حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے آپ معشوق صمدیت محبوب الوہیت حضرت سید بدیع الدین احمد مدار العالمین کے برادر عزیز خواجہ سید محمود الدین بن قاضی سید قدوۃ الدین علی کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔ آپ تین بھائی ہیں دوسرے بھائی تاج العرفاء زبدۃ الاولیاء حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور اور پیشوائے کاملاں رہبر عارفاں حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہما ہیں آپ تینوں بھائی تین جسم اور ایک جان تھے۔ اسی لئے مرشد برحق پدر معنوی حضور سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ نے کنفس واحدۃ کے لقب سے ملقب فرمایا۔

حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا اسم شریف سید عبداللہ تھا۔ آپ کی ولادت حلب میں ہوئی ابتدائی تعلیم جلد ہی حاصل فرمائی پھر

حضور مدار پاک اپنے آخری سفر حج میں اپنے مولد اور اپنے وطن پہنچے آپ نے اپنے برادر زادگان ہر سہ خواجگان یعنی حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون خواجہ سید ابو تراب فنصور خواجہ ابوالحسن طیفور رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنی فرزندیٔ معنوی میں قبول فرمایا اور اپنے ہمراہ ہندوستان لائے تینوں بھائیوں کی تعلیم وتربیت فرمائی شیخ برحق کی نگرانی میں ہر سہ خواجگان نے مدارج سلوک طے کئے حضور سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے کامل واکمل فرما کر اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے بعد انھیں بجائے میرے تصور کرنا اور اپنے تمام معاملات میں ان کی طرف رجوع کرنا حضور مدار پاک کے وصال کے بعد تمام خلفاء ومریدین نے حسب وصیت باتفاق رائے سلطان العارفین قطب الاقطاب حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانشین مدر العالمین منتخب کیا۔

غرض حضور خواجہ سید محمد ارغون رضی اللہ عنہ اور آپ کے برادران حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور اور حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہما مدت العمر تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف کار رہے ملک کے گوشہ گوشہ میں شمع اسلامی کو فروزاں کرنے میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ انھیں بزرگوں کا تصرف اور تصدق ہے کہ جو کفرستان ہند انوار اسلامی سے منور نظر آتا ہے۔ حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ کی نسل پاک میں نویں پشت پر وہ خورشید ولایت طلوع ہوا جس نے اپنی ضیا بار کرنوں سے نہ صرف ارض بہیڑی بلکہ اطراف واکناف کانپور قنوج، جالون، ایٹہ، علی گڑھ، بلند شہر، بھنڈ، بہرائچ، بدایوں، رام پور، شاہ آباد میں انوار اسلام بکھیرے۔

ذکر حضرت خواجہ سید عبدالسبحان میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

آپ حضرت خواجہ سید خورشید احمد دادامیاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے والد ماجد ہیں۔

حضرت خواجہ سید عبدالسبحان میاں سرزمین مکن پور شریف میں تولد ہوئے اپنے جداعلیٰ حضرت خواجہ سید ابومحمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قائم کردہ جامعہ عربیہ مدارالعلوم میں تعلیم حاصل کی آپ نہایت ذہین بالغ النظر، نکتہ سنج، خوش اطوار، بلند اخلاق، خدارسیدہ انسان تھے۔ عہد طالب علمی ہی میں والد محترم کے زیر سایہ ریاضات ومجاہدات شاقہ فرماتے تھے۔ والدہ محترمہ کو کبھی کبھی نونہال کی حالت پر ترس آتا لیکن شفیق باپ حاکم کی طرح ان پر نظر رکھتے تھے۔ غرض آپ نے بہت جلد علوم دینیہ میں دستگاہ حاصل کر لی اور پھر علوم باطنی جن کی طرف بچپن ہی سے رغبت تھی رجوع ہوئے۔ والد محترم کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا اور انھیں کی نگرانی میں مدارج سلوک طے کر کے لائق وفائق ہوئے اور اجازت وخلافت سے نوازے گئے۔ تبلیغی خدمات کے سلسلہ میں مکن پور شریف سے سفر فرمایا اور مختلف شہروں، قصبوں، اور قریہ جات کو فیوض وبرکات سے نواز کر بریلی ہوتے ہوئے سرزمین بہیڑی کو اپنی خصوصی توجہات کا مرکز بنایا۔ بہیڑی میں اپنے آباؤ اجداد کی طرز پر رشد وہدایت کا چراغ روشن کیا

جس کی روشنی سے یہاں کے رہنے والے منور و تابناک ہوئے۔آپ نے یہاں اسلام کی ترویج واشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ اور اسی سرزمین کو اپنی آخری قیام گاہ بنایا آپ کا مزار پاک نینی تال روڈ پولس چوکی سے متصل بتایا جاتا ہے آپ بڑے صاحب وکشف وکرامات تھے۔ایک مرتبہ ایک شخص جو آشوب چشم میں مبتلا رہتا تھا۔ بہت سے اطباء اور معالجین سے علاج کرایا مگر ذرا بھی افاقہ نہ ہوا آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور اپنا استغاثہ پیش کیا آپ نے وضو کیا اور اس کی آنکھوں میں پانی چھڑک دیا پھر کبھی آشوب چشم میں مبتلا نہ ہوا آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے خواجہ سید خورشید احمد دادا میاں آپ کے سجادہ نشین ہوئے۔

ذکر قطب عالم عارف باللہ حضرت خواجہ سید خورشید احمد دادا میاں علیہ الرحمۃ والرضوان

یہ قطب دو عالم کی کچھ خاص عنایت ہے ☆ تابندہ زمانے میں خورشید ولایت ہے

آپ کی پیشانی پر عہد طفلی ہی سے آثار بزرگی نمایاں تھے۔ آپ نہایت ذہین وفہیم تھے مختصر سی عمر میں آپ نے علوم مروجہ کے ساتھ ساتھ علوم باطنی پر بھی دسترس حاصل کر لی۔آپ نہایت نرم دل، بامروت، ملنسار، غریب پرور، رحمدل نیک طینت انسان تھے، سخاوت وشجاعت ورثہ میں ملی تھی حق کہنے میں کبھی جھجکتے نہیں تھے۔ مدارج سلوک جلد جلد طے فرماتے تھے ایام شیر خوارگی ہی میں آپ

کی ذات بابرکات سے ان افعال کا صدور ہوتا تھا اہل نظر جنھیں دیکھ کر سمجھ جاتے تھے کہ یہ بچہ اپنے وقت میں ولی کامل اور شیخ الوقت ہوگا اسی لئے والد محترم نے آپ کا نام خورشید احمد تجویز فرمایا تھا۔ حکیم الملت حضرت صوفی سید حکیم الدین میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ اس نام پاک کی بشارت قدوۃ الکاملین حضرت خواجہ سید محمود بن خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ عنھما نے دی تھی اور فرمایا تھا نو مود کو اللہ تبارک وتعالیٰ سرچشمۂ فیضان بنائے گا۔ خلق خدا کثیر تعداد میں اس سے استفادہ کرے گی۔ گمراہوں کو راہ ہدایت دکھائیگا اسکا نام خورشید احمد رکھنا

آپ کی ولادت ۸ ۱۱۷ھ کو دار النور مکن پور شریف میں ہوئی۔ والد محترم نے بچہ کی ولادت پر اظہار مسرت کرتے ہوئے اپنی اہلیہ محترمہ پر اپنے تمام حقوق کو معاف فرمایا اور یہ حکم دیا کہ نونہال کی پرورش بحسن وجوہ کریں۔ ایام شیر خوارگی ہی میں نازونعم میں پلے بڑھے۔ انسان کے گھر کا ماحول بھی انسان کو اچھا یا برا بناتا ہے۔

حضرت دادا خورشید میاں چونکہ اس مقدس گھرانے کے پروردہ اور تربیت یافتہ تھے جہاں دینداری اور تہذیب وتمدن کا ماحول تھا اس لئے بھی بچپن ہی سے آپ نہایت خوش خلق، دیندار اور علم دوست تھے۔

عمر شریف جب چار سال چار ماہ چار یوم کی ہوئی تو شفیق باپ نے لخت جگر کی رسم بسم اللہ خوانی کی تقریب نہایت تزک واحتشام اور فراخ دلی سے کی۔ بسم اللہ خوانی کے بعد خانقاہ عالیہ قدسیہ مداریہ کے قدیمی ادارہ جامعہ عربیہ مدار العلوم

میں برائے تعلیم داخل فرمایا۔ مقتدائے عرفائے جمیل حضرت مولانا خواجہ سید عبدالجلیل محدث جعفری ارغونی المداری علیہ الرحمۃ والرضوان نے تعلیم وتربیت میں انتہائی دلچسپی لیتے ہوئے علوم مروجہ میں کامل واکمل فرمایا۔ حضرت دادا میاں کو فقہ پر مہارت حاصل تھی، پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل آسانی سے حل فرما دیا کرتے تھے۔

علم طب میں آپ کو خاصا ملکہ حاصل تھا۔ خلق خدا کو فیض رسانی کے لئے آپ نے اس علم کی تحصیل فرمائی تھی فرمایا کرتے تھے علم طب اشرف العلوم ہے آپ نے اس علم سے مخلوق خدا کو بہت فائدہ پہنچایا۔ ایسے مریض جن کو اطبائے زمانہ جن کے امراض کو لاعلاج تصور کرکے چھوڑ چکے تھے آپ نے کمال ہنرمندی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے علاج کیا خدائے حکیم وعلیم نے شفائے کاملہ عطا فرمائی۔

ریاضت ومجاھدہ: -آپ حسب طریقۂ سلسلۂ عالیہ طیفوریہ مداریہ حبس دم فرمایا کرتے تھے، تہجد گزار اور عابد شب زندہ دار تھے۔ آپ کا بیشتر وقت عبادت وریاضت میں اور جو وقت بچ رہتا اس میں مصیبت زدوں اور پریشان حال لوگوں کی مشکل کشائی فرماتے یا حی یا قیوم کا کثرت سے ورد کرتے جس کو اسم اعظم کہتے ہیں۔

تعلیمات: -آپ کا فرمان ہے قریب تر راستہ ذکر ہے اور اس سے بھی نزدیک تر صورت پیرومرشد کے ساتھ مشغول ہونا ہے۔ رب کائنات جس کے نصیب کو بلند کرے کہ اسکو مشغولی واسطۂ پیرومرشد ہوجائے۔ اس کے لئے اس سے بہتر

اور کوئی کام نہیں اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر اسی میں مستغرق رہے اگر چہ کوئی اور ریاضت نہ کی ہو فقط یہی اس کو خدا تک پہنچا دے گی ۔

آپ کا فرمان ہے کہ :- سخاوت کرنے سے مخلوق کا حق ادا ہوتا ہے اور اندازہ ہو جاتا ہے کہ صاحب مال کو خدا کے مقابلہ اپنے مال کی کہاں تک محبت ہے آپ کا فرمان ہے کہ جو فائدہ میں نے ذکر جہر میں دیکھا کسی چیز میں نہیں پایا۔ ذکر یعنی پاس انفاس سے کسی وقت بھی غافل نہ رہنا چاہئے تا کہ غیر کا دل میں شائبہ نہ گذرے۔

آپ کا فرمان ہے کہ :- یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جوانی میں توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اس پر استقامت بخشے۔

آپ کا فرمان ہے کہ :- اہل کرم کا طریقہ ایثار یعنی غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا ہے۔

آپ کا فرمان ہے کہ :- انسان مرکب ہے عالم خلق سے جو اس کا ظاہر ہے اور عالم امر سے جو اس کا باطن ہے۔

آپ کا وصال ۲۵ شعبان المعظم ۱۲۹۸ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار فائض الانوار نینی تال روڈ سے متصل قصبہ بہیڑی میں مرجع خلائق ہے۔

آپ کی اولاد :- ایک صاحبزادے سید ظہیر الدین میاں اور یک صاحب زادی سیدہ محمودہ بی بی ہیں۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کے لخت جگر نور نظر حضرت خواجہ سید ظہیر الدین دادا میاں جعفری مداری آپ کے خلف و جانشین ہوئے۔

ذکر قطب عالم عارف باللہ حضرت خواجہ سید ظہیر الدین دادا میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

اسم گرامی : سید ظہیر الدین ہے۔

لقب : دادا میاں

ولادت : آپ کی ولادت ۱۲۱۵ھ دار النور مکن پور شریف ضلع کانپور میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت: جب آپکی عمر مبارک چار سال چار مہینے چار دن کی ہوئی تو حسب طریقہ آپ کی رسم بسم اللہ خوانی ادا کی گئی۔

بلند اقبال صاحبزادے کو بعد بسم اللہ جو کچھ پڑھایا خوب خوب پڑھا جس سے سبھی حاضرین بہت خوش ہوئے۔ اور صاحبزادے کو اپنی خاص دعاؤں سے نوازا

آپ نے بھی اپنے جد اعلی حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ تعالی عنہ کے قائم کردہ جامعہ عربیہ مدار العلوم میں تعلیم حاصل فرمائی۔

علوم باطنی اپنے والد بزرگوار مذکور الصدر سے حاصل فرمائے۔ آپ بہت حسین و جمیل اور وجیہ تھے خوش گفتار شیریں مقال تھے جب گفتگو فرماتے تو محسوس ہوتا کہ لب مبارک سے پھول جھڑ رہے ہیں اور سامعین کے دل و دماغ جن کی خوشبو سے مہکے جاتے ہیں۔ لوگ آپ کا کلام سننے کے مشتاق رہتے صاحب کشف و کرامات تھے۔ سفر و حضر میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ رہتے اور

فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے۔آپ والد بزرگوار کی معیت میں بہیڑی تشریف لائے آپ کا قیام امام چوک جس کو امام باڑہ کہتے ہیں وہاں پر رہتا اور آپ جب بھی بہیڑی تشریف لاتے وہیں جلوہ گر ہوتے تھے۔آپ نے بہیڑی کا مشہور و معروف تعزیہ جسکو امام باڑھے والا تخت کہتے ہیں اپنے دست مقدس سے بنایا جس کی مثال اطراف و جوانب اور دور دور تک نہیں ملتی ہے اور جیسا گنبد آپ نے بنایا کاریگروں نے ویسا بنانے کی ہر چند کوشش کی مگر اس جیسا نہ بنا سکے۔آپ کو اللہ رب العزت نے مقام قطبیت عطا کر کے قاسم فیضان مداریت و قطبیت فرمایا ایک قطب کا احاطہ نہایت وسیع ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ امام باڑہ پر بیٹھے ہوئے نماز کے لئے وضو فرما رہے تھے کہ اچانک آپ کی زبان سے صادر ہوا ''بچے بچ گئے'' لوگ اس جملہ کا مطلب نہیں سمجھ پائے کہ شام کے وقت کچھ لوگ جو تجارت کی غرض سے دیہات گئے ہوئے تھے امام باڑہ پر دادا میاں حضور کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے اور بولے حضور آپ نے ہم کو بچا لیا ورنہ ہم سب مارے جاتے پھر لوگوں کے اصرار پر انھوں نے کہنا شروع کیا کہ ہم صبح جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں درخت سے ایک بڑا ٹہنا (شاخ) پھٹا قریب تھا کہ ہم پر گر جاتا مگر وہاں ہم نے دیکھا کہ دادا میاں نے اس ٹہنے کو دور پھینک دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے تصرفات بہت وسیع ہیں لوگوں کی مدد کے واسطے جنگل میں بھی پہنچ گئے۔خدمت خلق اور بندگان خدا سے محبت کا یہ عالم کہ

جہاں ان کی مدد درکار ہوئی اور پکارا دہیں امداد کو پہنچ گئے آپ نہایت قناعت پسند تھے کبھی خواہشات کی جانب مائل نہ ہوتے تھے آپ کو چٹنی بہت پسند تھی۔ آپ اس کو خوب گھٹواتے پھر استعمال کرتے اور کبھی زبان لذیذ غذا کی طرف مائل ہوتی تو چٹنی چاٹ کر کہتے لے لذیذ غذا کھالے۔

ایک دفعہ بہیڑی کے چند لوگ بیعت کی غرض سے پیلی بھیت شریف بارگاہ حضور شاہ جی محمد شیر میاں میں حاضر ہوئے عرض کیا حضور حلقۂ ارادت میں داخل فرمالیں۔ شاہ جی میاں نے ارشاد فرمایا کہاں رہتے ہو عرض کیا بہیڑی فرمایا بہیڑی سے یہاں مرید ہونے آئے ہو۔ واپس بہیڑی جاؤ اور خواجہ سید ظہیر الدین دادا میاں علیہ الرحمۃ کے دست پر بیعت ہو جاؤ تمہارے واسطے نہایت خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ جہاں وہ ایک خدا رسیدہ اور مقام قطبیت پر فائز ہیں وہیں آل رسول واولاد رسول بھی ہیں۔ وہ لوگ باشارہ شاہ جی میاں حضرت سید ظہیر الدین دادا میاں کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے کہ شاہ جی میاں علیہ الرحمۃ قطب عالم اور روشن ضمیر ولی تھے آپ نے نگاہِ ولایت سے جان لیا کہ حضرت ظہیر الدین دادا میاں مقام قطبیت پر فائز ہیں۔ ولی را ولی می شناشد۔ ولی کو ولی پہچانتا ہے۔ اور اسی طرح کا بہیڑی کا بھی واقعہ ہے۔ شاہ جی محمد شیر میاں کا قیام پاکڑ والی مسجد میں رہتا تھا لوگ آپ کے پاس بیعت کی غرض سے حاضر ہوتے تو ارشاد فرماتے کہ سید ظہیر الدین دادا میاں قطب ہیں ان سے بیعت ہو جاؤ۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ کی قیام گاہ امام باڑہ پر کچھ لوگ پچیسی کھیلتے تھے آپ نے ایک دن ان سب کو بھگا دیا۔ وہ

جناب عبدالقادر ٹھیکیدار (مرحوم منظور احمد ایم ایل اے صاحب کے دادا) کے پاس پہنچے اور شکایت کی کہ ہم لوگ امام باڑھے پر پچیسی کھیل رہے تھے دادا میاں نے بھگا دیا۔ ٹھیکیدار صاحب دادا میاں کی قیام گاہ پر آئے اور کچھ ترش لہجہ میں گفتگو کی۔ جو آپ کو ناگوار گذری جب گھر واپس آئے تو ان کی والدہ نے کہا کہ میاں کو ناراض کر کے تم نے اچھا نہیں کیا کیونکہ ان دنوں تمہارا ایک اہم مقدمہ چل رہا ہے جس کی فتحیابی کے لئے میاں سے دعا کرانی تھی۔ ٹھیکیدار صاحب بولے کہ میاں ناراض ہو گئے تو کیا میں اپنے پیر مرشد شاہ جی میاں حضور سے دعا کرالونگا۔

غرضیکہ اسی سلسلہ میں وہ اور جناب علی ٹھیکیدار صاحب پیلی بھیت پہنچ کر شاہ جی میاں حضور کے یہاں حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا۔ آپ نے ان کی طرف قطعاً توجہ نہیں فرمائی۔ جناب علی ٹھیکیدار نے عرض کیا حضور ہم سے کیا غلطی ہو گئی کہ آپ ہماری طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ارشاد فرمایا بڑے لوگوں سے کہاں غلطی ہوتی ہے غلطی تو فقیروں سے ہوتی ہے انہوں نے عرض کیا ہم آپکی بات کا مطلب نہیں سمجھے۔ تو شاہ جی میاں حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم نے سید ظہیر الدین میاں کو ناراض نہیں کیا بلکہ مجھ سے بہت سے فقیروں کو ناراض کر دیا جب تک تم ان کو راضی نہ کرو گے تمہاری کوئی دعا مستجاب نہ ہو گی۔ ان لوگوں کو واپس بہیڑی بھیج دیا۔ وہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عفو درگذر کے خواستگار ہوئے آپ نے معاف فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔ جب تاریخ مقدمہ پر حاضر ہوئے تو وہ مقدمہ جو انکے خلاف جارہا تھا اس کا فیصلہ ان کے حق میں ہوا۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ بہیڑی میں آگ لگ گئی یہ اس دور کی بات ہے کہ جب

زیادہ تر مکانات کچے اور خس وخاشاک کے بنے ہوئے تھے جس وقت آگ لگی تو یکے بعد دیگرے خس پوش مکانات کو جلاتی ہوئی تیز رفتاری سے چاروں طرف پھیل گئی لوگوں کی چیخ وپکار فضا میں بلند ہونے لگی یہاں تک کہ آگ امام باڑہ کے نزدیک پہنچ گئی جہاں سید ظہیر الدین دادا میاں چھپر سے بنی ہوئی اپنی قیام گاہ میں تشریف فرما تھے۔ اس میں موجود آپ کے مریدین ومعتقدین نے جب لوگوں کی چیخ وپکار سنی اور امام باڑہ کے قریب آگ کو آتا دیکھا تو دادا میاں سے عرض کیا سرکار آگ نزدیک آ پہنچی ہے قریب ہے کہ آپ کی قیام گاہ جل جائے لہٰذا آپ باہر تشریف لے چلیں۔ آپ نے ان کی بات سنی اور باطمینان وہیں تشریف فرما رہ کر کچھ پڑھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ سرد ہوگئی اور آپ کی قیامگاہ محفوظ ومامون رہی اور امن آشتی قائم ہوگئی۔ آپ نے اپنے وصال سے قبل وصیت فرمائی کہ لوگو! ہمیشہ حق پر قائم رہنا صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرنا حقوق العباد کی ادائیگی کرتے رہنا خواہشات نفسانی سے گریز کرنا۔ اخوت ومساوات کے ساتھ رہنا ۶ ۱۳۰ اھ کو آپ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ آپ اپنے والد محترم حضرت خواجہ سید خورشید احمد دادا میاں کے پہلو میں مدفون ہیں آپ کے دو صاحبزادے ہوئے حضرت خواجہ سید فضل الرحمان وحضرت خواجہ سید خلیل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہما ہوئے۔

خورشید رسالت کے انوار کا مسکن ہے در آپ کا خضریٰ کی تنویر سے روشن ہے
کیوں اوڑھیں فلک تیرے احسان کی چادر ہم جب سایہ فگن ہم پر خورشید کا دامن ہے

ذکر عارف باللہ حضرت خواجہ سید فضل الرحمٰن میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

اسم گرامی: سید فضل الرحمٰن

لقب: بڑے میاں

ولادت: آپ کی ولادت ۱۲۵۶ھ دارالنور مکن پور شریف میں ہوئی عہد طفلی سے آپ کی پیشانی سے بزرگی کی علامتیں ظاہر ہوتی تھیں جب آپ کی عمر شریف چار سال چار ماہ چار روز کی ہوئی تو آپ کی رسم بسم اللہ خوانی نہایت تزک واحتشام سے منائی گئی اور مدارالعلوم میں نابغہ روزگار علامۃ العصر حضرت سید محمد حسن نوراللہ مرقدہ کے زیر نگرانی علوم مروجہ کی تحصیل فرمائی آپ جتنا پڑھتے اس کو خوب ذہن نشیں کر لیتے ہم جماعت طلباء آپ کی ذہانت اور یادداشت پر مرحبا مرحبا کی صدائیں بلند کرتے بعد تحصیل علوم ظاہری والد محترم نے وہ علوم جوان کو ورثہ میں ملے تھے عطا فرما کر سلسلۂ عالیہ جعفریہ مداریہ میں بیعت فرما کر اجازت وخلافت سے نوازا آپ نہایت عابد وزاہد اور خدارسیدہ انسان تھے۔ اپنے والد مکرم حضور سید ظہیر الدین دادا میاں کے وصال کے بعد ان کے سجادہ نشین ہوئے اور ارض بہیڑی کی حاجت روائی فرماتے رہے مصیبت زدوں کی مصیبت دور کرنا محتاجوں کی حاجت روائی کرنا گمراہوں کو راہ ہدایت دکھانا کمزور وناتواں لوگوں کو تقویت بخشنا یتیموں کے سروں پر دست شفقت رکھنا

آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ بھی اپنے بزرگوں کی طرح صاحب کشف وکرامات اور باتصرف وبااختیار بزرگ تھے اکثر وقت ذکر الٰہی اور خدمت خلق میں گذرتا تھا۔ بیری والی کنوئیاں محلہ ٹانڈہ میں جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب بڑے بابا مرحوم کے دومنزلہ مکان میں آپ قیام پذیر رہتے تھے۔ دن کے علاوہ دیر رات تک لوگ آپ کی صحبت بابرکت میں حاضر رہ کر مستفیض ہوتے تھے۔

جناب الحاج چودھری عبداللہ صاحب قریشی مرحوم کے مکان پر خورد ونوش فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کافی دیر کر کے شام کا کھانا کھا کر اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ اب بھی حاضر ہیں۔ رفع حاجت کی غرض سے لوٹا اور لالٹین لے کر اجابت گاہ کو چلے گئے۔ جو دومنزلہ پر ہی واقع تھی جب کافی دیر بعد بھی آپ نہیں آئے تو لوگ متفکر ہوئے کہ دیکھیں میاں اب تک کیوں نہیں آئے۔ کوئی بات تو نہیں ہوگئی جب دیکھا تو لوٹا اور لالٹین اجابت گاہ میں موجود تھے لیکن میاں حضور ندارد تھے لوگ محو حیرت ہوکر تفکرات کی دنیا میں سیر کرنے لگے کہ میاں کہاں چلے گئے ناگاہ ادھر ادھر دیکھا تو چودھری صاحب کے مکان کی سمت سے لوٹا اور لالٹین لئے آتے دکھائی دیئے۔ اور وہ لوٹا اور لالٹین وہیں دومنزلہ کی اجابت گاہ میں موجود تھے۔

آپ جلوۂ ذات میں گم ہوکر اس قدر ذکر فرماتے کہ آپ کو کچھ خبر نہ رہتی اور اسی کیفیت میں آپ کے جسم کے تین الگ الگ حصے ہو جاتے۔ آپ تعزیہ کی نہایت تعظیم وتکریم فرماتے تھے۔ جب امام باڑہ والا تعزیہ امام باڑہ سے مچان (حاجی ظہور احمد صاحب کی دوکان کے سامنے) تک جاتا تو آپ راستہ بھر

دست بستہ روتے ہوئے تعزیہ کے ہمراہ جاتے تھے۔آپ صاحب کشف وکرامات تھے جس روز آپ کا وصال شریف ہوا آپ مکن پور شریف میں تشریف فرما تھے اسی روز آپ کے پڑوس میں شادی تھی آپ وہاں پہنچے اور معلوم کیا کہ کیا نکاح ہو گیا لوگوں نے جواب دیا 'ہاں'۔ وہاں سے آپ گھر تشریف لائے اور تھوڑی دیر بعد آپ کا وصال ہو گیا۔آپ کا مزار فائض الانوار درگاہ سید نا مدارالعالمین سے متصل پورب کی سمت میں مرکز انوار بنا ہوا ہے۔آپ کا وصال ۱۳۶۱ھ میں ہوا۔

آپ کے تین صاحب زادے ہوئے

(۱) حضرت خواجہ سید حفظ الرحمٰن (۲) حضرت خواجہ سید محفوظ الرحمان

(۳) حضرت خواجہ سید عزیز الرحمٰن

ذکر عارف باللہ خواجہ سید خلیل الرحمٰن میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

اسم گرامی : سید خلیل الرحمٰن

ولادت : آپ کی ولادت ۱۳۶۱ھ مکن پور شریف میں ہوئی آپ نے تعلیم وتربیت حاصل کر کے منازل سلوک میں قدم رنجہ فرمایا اور بہت جلد سلوک کی منزلیں طے فرمالیں والد محترم کے دست اقدس پر بیعت ہو کر اجازت وخلافت حاصل فرمائی آپ نہایت باکمال اور صاحب حال تھے۔آپ کو سادگی

بہت پسند تھی ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے رشد و ہدایت مخلوق کو اپنا مشغلہ بنایا اور ترویج واشاعت اسلام اور تبلیغ سلسلۂ عالیہ مداریہ کے لئے شہر شہر قریہ قریہ گشت کر کے خلق اللہ کی راہ نمائی فرمائی۔ آپ نہایت خوش خلق نیک اطوار، اور بلند اخلاق تھے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی میں بہت لطف محسوس فرما تے آپ کے یہاں سے کوئی سائل خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ ۱۳۴۹ھ مکن پور شریف میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار مبارک عیدگاہ کے قریب پکا باغ کے اتر کی سمت ہے آپ کے چار صاحبزادے ہوئے۔

(۱) حضرت سید وحید الدین میاں (۲) حضرت سید حکیم الدین میاں
(۳) حضرت سید نعیم الدین میاں (۴) حضرت سید نجیم الدین میاں

ذکر غوث زماں عارف باللہ حضرت مولانا سید حفظ الرحمٰن عرف نرالے میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

نرالے پھول اس گلشن میں بس کھلتے رہیں یارب
تیرے ابر کرم کی ہو سدا امداد یا اللہ

اسم مبارک : سید حفظ الرحمٰن

لقب : نرالے میاں

ولادت : ۱۲۸۷ھ مکن پور شریف میں ایک بزرگ اور خدا رسیدہ گھرانے میں ہوئی بچپن میں طفلانہ عادتوں اور بچوں کے ہمراہ کھیل کود سے دور

رہتے تھے آپ کے والد بزرگوار آپ سے بہت محبت فرماتے اور آپ کی تربیت پر مکمل توجہ فرماتے رسم بسم اللہ خوانی کے بعد مدار العلوم میں تحصیل علم کے لئے داخل کرائے گئے مختصر سی عمر شریف میں تفسیر، حدیث، فقہ اور علوم مروجہ میں ماہر وکامل ہو گئے علم طب میں بھی آپ نے فضیلت حاصل فرمائی اپنے دور کے جید علماء اور ماہر حکماء میں آپ کا شمار ہونے لگا نہایت حلیم الطبع، متقی و پرہیز گار اور خوف خدا کا پاس رکھنے والوں میں سے ایک تھے۔ خوف خدا ہمیشہ دل میں مکین ولبریز رہتا تھا۔ بات بات پر خوف خدا ظاہر ہوتا ہر شئی میں اللہ کی رضا پر راضی رہتے اللہ کی جلالت سے دل ہمیشہ لرزتا رہتا آپ رات بھر ذکر الٰہی فرماتے تھے اور خوف خدا کے سبب آنسوؤں سے آدھی ریش تر ہو جاتی بیہودہ گوئی چغلی وغیبت سے آپ کی زبان پاک رہتی راست گوئی آپکا شیوہ تھا لغو اور لچر باتوں سے اجتناب فرماتے آپ نہایت فیاض وسخی تھے لوگوں نے آپ کی جود و عطا سے خوب فائدے اٹھائے تقویٰ وپرہیز گاری میں آپ مشہور زمانہ اور یگانہ تھے نہایت امانت دار اور دیانت دار تھے فہم وفراست میں آپ منفرد تھے آپ کے اندر حلم وعفو اور صبر وتحمل کا مادہ تھا۔ جو آپ کو برا کہتا آپ اس کی تعریف فرماتے نہ کسی کو برا کہا نہ ظلم کیا نہ کسی سے انتقام لیا نہ کسی سے فریب و بدعہدی کی ۔عبادت وریاضت میں آپ کو مزہ آتا تھا بڑے ذوق وشوق سے حق بندی گی ادا کرتے تھے قیام اللیل اور تہجد گذاری سے بڑا پیار تھا آپ کی بلند وبالا شخصیت اور علمی ودینی فضل وکمال اس قدر مشہور وممتاز ہے کہ اس کے متعلق ثبوت ودلیل پیش کرنا روشن ودرخشندہ آفتاب کے وجود کا یقین دلانے کے مترادف ہے

۔آپ ایک طرف اسلامی فہم وفراست میں یکتائے روزگار تھے تو دوسری طرف زہد وتقوی کے ایک پیکر جمیل مستجاب الدعوات اور صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔آپ کثرت سے ذکر الٰہی فرماتے کہ استغراقی کیفیت میں آپکا جسم تین حصوں میں منقسم ہو جاتا اور ہر عضو سے ذکر الٰہی کی آواز آتی تھی کثرت سے حبس دم کا عمل فرماتے اوراس کے لئے تنہائی اور رات کا وقت مناسب سمجھتے۔

آپ سے بے شمار کرامتوں کا صدور ہوا اگر کسی کے حق میں دعا فرمائی تو اس کو درجۂ قبولیت ضرور حاصل ہوا۔آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ بدایوں اور شاہ آباد (رام پور) میں رہ کر مخلوق خدا کی فیض رسانی میں بسر کیا۔اپنے برادر عزیز حضرت خواجہ سید عزیز الرحمٰن میں جعفری مداری کے وصال کے بعد بہیڑی کو اپنی توجہات کا مرکز اور مستقل قیام گاہ بنایا۔

ایک مرتبہ آپ موضع سراسول تحصیل بسولی ضلع بدایوں میں قیام پذیر تھے۔ بارش کا زمانہ تھا کئی روز سے مسلسل پانی گر رہا تھا جس کی وجہ سے مخلوق خدا میں بے چینی کا ماحول ہو گیا تھا۔مکانات منہدم ہو کر مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو رہے تھے۔جس مکان میں آپ مقیم تھے وہ بھی منہدم ہونا شروع ہو گیا تھا۔گاؤں کے لوگ آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر بارش تھمنے کی دعا کے خواستگار ہوئے آپ نے حکم فرمایا کہ آنگن میں چوکی بچھا کر دو بالٹی پانی بھر کر رکھ دو۔لوگوں نے حسب حکم ایسا ہی کیا بعدہ آپ نے بارش میں چوکی پر بیٹھ کر دونوں بالٹیوں کے پانی سے غسل کیا اور بعد غسل اپنا تہبند نچوڑ کر لوگوں کو دیا اور فرمایا کہ اس کو چھپر پر پھیلا دو لوگوں نے عرض کیا حضور یہ بارش میں اور بھیگ جائے گا۔

آپ نے فرمایا نہیں بھیگے گا سوکھ جائیگا جو نہی تہبند چھپر پر پھیلا یا خدا کی شان بارش تم گئی اور دھوپ نکل آئی لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا

آپ ہریانہ کندر کی ضلع مرادآباد میں جناب رحیم اللہ خاں اور کریم اللہ خاں صاحبان کے یہاں قیام پذیر رہتے تھے۔ایک مربہ حبس دم کے عمل میں مصروف تھے ناگاہ لوگ حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ میاں حضور کی سانس رکی ہوئی ہے لہذا وصال ہوگیا ہے۔انتقال کی خبر سن کر لوگ جمع ہو گئے اور تجہیز و تکفین کی تیاریاں ہونے لگیں آپ نے آنکھیں کھول کر بیٹھتے ہوئے فرمایا اے لوگو! میں زندہ ہوں میرا انتقال نہیں ہوا ہے۔ جو آپ میری تجہیز و تکفین کے امور میں مصروف ہیں۔

محلّہ قلعہ بریلی یوپی میں محمد احمد نام کے ایک بہت غریب سقہ رہتے تھے۔جب وہاں سے آپ کا گذر ہوا تو انہوں نے درخواست کی حضور میرے یہاں تشریف لے چلیں ان کی درخواست پر آپ ان کے یہاں تشریف لے گئے کچا اور چھپر کا مکان تھا بچھانے کو بستر بھی میسر نہیں تھا آپ یونہی چارپائی پر جلوہ افروز ہو گئے محمد احمد صاحب کے اصرار پر ان کو بیعت فرمایا ان کی اہلیہ رونے لگیں عرض کیا حضور ہم بہت غریب ہیں ہمارے حق میں دعا فرما دیں بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھا کر ان کے حق میں دعا فرمائی اور چند ہی ایام کے بعد چھپر کا مکان ختم ہو کر پکا مکان کی شکل میں بن گیا۔اور کاروبار بھی ہو گیا اللہ نے ان کو خوب نوازا اب بھی ان کا ایک بیٹا سرخا بریلی اور ایک کلکٹر گنج اور ایک ہوائی جہاز پر سروس کرتا ہے اب بھی بہیڑی آکر ان کے مزار شریف پر حاضری دیتے ہیں اور مکن پور شریف

بھی جاتے ہیں۔

آپ نہایت مستجاب الدعوات تھے۔ جس کے حق میں جو دعا فرمادی فوراً قبول ہو جاتی آپ اٹھارہ برس تک عراق رہے او ملک کے کئی شہروں اور ہندوستان کے کئی صوبوں میں تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ جوق در جوق لوگوں کو حلقہ ارادت میں داخل فرما کر نسبت مدار العالمین عطا فرمائی شاہ آباد رامپور میں آپ کا قیام کھٹ پورہ نئی بستی بھٹا شاہ میاں کی درگاہ کے قریب جناب شبیر احمد صاحب کارپینٹر کے یہاں رہتا تھا۔ وہاں ایک مسجد میں نماز بھی پڑھاتے تھے ا ور ایک مدرسہ بھی کھلوایا تھا۔ بعد وصال عزیز الرحمٰن میاں صاحب بہیڑی تشریف لائے یہاں آکر آپ نے تبلیغ وارشاد کا سلسلہ شروع کیا اور لوگوں کو سلسلۂ عالیہ مداریہ میں داخل فرمایا۔ آپ کی بلند اخلاقی اور حسن سلوک دیکھ غیر بھی آپ کے ہو جاتے تھے۔

جناب محمد ابراہیم صاحب عرف کنّو بابا مرحوم کے صاحبزادے جناب سعید احمد صاحب مستری جی جعفری مداری کے یہاں جب کبھی کوئی بچہ پیدا ہوتا تو چند دن کے بعد فوت ہو جاتا۔ اور جناب عبدالرحمٰن صاحب (کنٹرول والے مرحوم) کے یہاں بیٹی تو سلامت رہتی مگر بیٹے فوت ہو جاتے ایک بیٹے کا ختنہ وعقیقہ نہایت تزک واحتشام اور خوشی خوشی کر دیا لوگوں کے طعام کا بھی انتظام کیا مگر چند روز کے بعد ان کا وہ بیٹا بھی جس کا نام فضل الرحمٰن تھا فوت ہو گیا گھر میں غم کا ماحول ہو گیا۔ جناب محمد ابراہیم صاحب عرف کنّو بابا آپ (نرالے میاں) کو اپنا استغاثہ سنا کر اپنے گھر لے کر آئے آپ نے دعا فرمائی اور اس کے بعد جو بھی

اولاد ہوئی وہ تمام بہ دعائے نرالے میں محفوظ ومامون رہی دو بیٹیاں اور چار بیٹے اللہ رب العزت نے عطا فرمائے جن میں بڑے بیٹے کا نام عقیل جعفری ہے اسکے بعد حضور سیدنا نرالے میاں حضور عبدالرحمٰن مرحوم کنٹرول والوں کے یہاں پہونچے وہاں پر بھی دعا فرمائی خدائے کریم نے دعا قبول فرمائی اور دو بیٹے عطا فرمائے بڑے بیٹے کا نام عطاؤالرحمٰن اور چھوٹے بیٹے کا نام بدرالرحمٰن ہے گویا کہ یہ تمام نرالے میاں حضور کی دعا سے ہیں۔ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

ایک صاحب کا بیان ہے۔ کہ جب ہم نے اپنا نیا نیا مکان بنایا تو اس میں آئے دن کیڑے مکوڑے سانپ بچھو وغیرہ نکلتے رہتے تھے جن کے سبب بچوں کو ہر وقت ڈر لگتا تھا جب نرالے میاں حضور کو اس کی خبر دی تو آپ تشریف لائے قدمی کر کے فرمایا کہ آج سے نہ کوئی نقصان پہنچائیگا اور نہ کوئی کیڑا آئے گا ازاں کیڑے مکوڑے سانپ بچھو آنا بند ہو گئے۔

آپ نے تصوف اور فقیری میں راز سربستہ منکشف کرنے کے لئے کئی کتابیں تحریر فرمائیں بوستان احمدی و تعلیم الفقراء میں لفظ فقیر کا حقیقی مفہوم نرالے انداز میں بیان کیا ہے:

ف سے فاقہ جان فقیرا فارغ ہو سب کھیلوں سے
یاء سے یاد الٰہی کرنا سانس کے مالا پھیروں سے
قاف قناعت صبر سے رہنا جان جہاں کے گھیروں سے
ری ریاضت جان نرالے پیر گرو اور چیلوں سے

آپ نہایت عظیم علماء سے تھے آپ کے تبحر علمی کو دائرہ فہم میں لانا مجھ کمتر کے بس کی بات کہاں۔آپ نے تا وصال عیدگاہ بہیڑی میں نہایت سنجیدگی ومتانت کے ساتھ امامت فرمائی جب آپ کے وصال کا وقت قریب آن پہونچا تو فرمایا کہ میری دلی خواہش ہے میں اپنے دونوں داداؤں کے درمیان بعد وصال رہوں اے لوگو! میرے وصال کے بعد مجھ کو میرے دادا سید ظہیر الدین دادا میاں اور میرے دادا خواجہ سید رشید احمد صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کے مزارات کے درمیان دفن کرنا لوگوں نے عرض کیا حضور دونوں مزاروں کے درمیان اتنی جگہ نہیں کہ کوئی اور مزار بن سکے آ نے فرمایا جگہ تو واقعی نہیں ہے۔لیکن دادا مجھ کو ضرور جگہ دیں گے جب ۲۲ ؍رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ وآپ کا وصال شریف ہوا تو وصیت کے مطابق تدفین سے قبل جگہ دیکھی گئی تو بالکل گنجائش نہیں تھی کہ آپ کو وہاں مدفون کیا جائے۔لیکن پھر تھوڑی دیر بعد جب دیکھا گیا تو دونوں مزارات کے درمیان ایک قبر کی جگہ نکل آئی دادا میاں نے اپنے قرب میں نرالے پھول کو لے لیا اور آپ کا مزار شریف بارگاہ دادا دمیاں میں آپ کے دونوں داداؤں کے درمیان سرچشمۂ فیضان ومرجع خلائق بنا ہوا ہے آپ کے تین صاحبزادے ہوئے۔(۱) حضرت سید خواجہ شمس الرحمٰن میاں (۲) حضرت سید لطیف الرحمٰن میاں (۳) حضرت سید عتیق الرحمٰن میاں۔یہ آپ کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں اس وقت سرزمین بہیڑی پر امور رشد وہدایت کو بخوبی انجام دے رہے ہیں نہایت سادہ مزاج اور سیدھی سادھی شخصیت کے مالک ہیں شیریں مقالی نرم دلی اور چھوٹے بڑوں پر شفقت رکھنا آپ کا شیوہ ہے۔

ذکر عارف باللہ خواجہ سید عزیز الرحمٰن میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

آپ کا اسم گرامی سید عزیز الرحمٰن ہے خواجہ سید حفظ الرحمٰن نرالے میاں کے برادر صغیر اور خواجہ سید فضل الرحمٰن میاں کے فرزند ثالث ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۹۳ھ کو سرزمین مکن پور شریف میں ہوئی۔ بچپن ہی سے آپ کا ذوق وشوق تحصیل علم دین کی طرف تھا بعد رسم بسم اللہ خوانی جامعہ عربیہ مدار العلوم مکن پور شریف میں آپ نے تحصیل علم دین فرمائی پندرہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے والد ماجد سے اس کی تکمیل فرمائی علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہو کر یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے خداوند کریم نے آپ کو دلکش اور سریلی آواز عطا فرمائی تھی جب قرآن کریم کی تلاوت فرماتے لوگ سن کر بے خود ہو جاتے اور جب مثنوی مولانائے روم پڑھتے تو سننے والے جھوم اٹھتے۔ آپ متبحر عالم دین وخطیب عظیم تھے جب آپ خطاب فرماتے تو پورا مجمع بیک زبان داد تحسین اور مرحبا مرحبا کی صدائیں بلند کرتا آپ نے بہیڑی کی قریشی مسجد جس کو اب سنہری مسجد کہتے ہیں ایک عرصہ تک امام وخطیب رہے۔ آپ نہایت حسین وجمیل تھے۔ کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں

آپ نے بہیڑی میں مستقل سکونت اختیار فرمائی مخلوق خدا کی فریاد رسی کرنا آپ

کا شیوہ تھا خدائے قدیر کے ذکر میں رطب اللسان رہتے عمل حبس دم کثرت سے فرماتے لوگوں نے دیکھا ہے۔ کہ آپ کا جسم تین حصوں میں منقسم ہو جاتا تھا ایک مرتبہ جناب عبدالقادر باارات کے وقت آپ کی قیام گاہ میں اچانک پہونچ گئے آپ کے جسم کے تین حصے دیکھ کر فوراً واپس ہو گئے اور دہشت کے مارے بیمار ہو گئے اور اسہال میں مبتلا ہو گئے دو روز ہی میں حالت نازک ہو گئی کوئی دوا کارگر وشافی نہیں ہوئی جب لوگوں نے آپ کو ان کی خبر دی تب آپ ان کے یہاں پر پہونچے پانی پر دم کر کے کچھ پلایا اور کچھ ان کے اوپر چھڑک دیا اور دعا فرمائی تو وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کے ہاتھ چوم کر عرض کیا کہ بغیر اجازت اب کبھی رات میں نہیں آؤں گا۔

آپ حضور سیدنا مدار العٰلمین وسیدنا دادا میاں رضی اللہ عنہم میں محبوب ومقبول تھے۔ آپ کو کھانے پینے کی فکر نہیں تھی لیکن آپ کی اہلیہ محترمہ جب خرچ کے لئے کچھ طلب کرتیں تو آپ مکن پور شریف بارگاہ مدار العالمین میں حاضر ہو کر جاروب کشی فرماتے تو آپ کو اسی اثنا میں خرچ بھر کو مل جاتا اور بہیڑی میں دادا میاں حضور کی بارگاہ میں پہونچ کر آپ کی چادر میں ہاتھ ڈالتے خرچ بھر کو مل جاتا اور تمام دن کا خرچ ان سے چلتا۔

ایک مرتبہ آپ حاجی عبداللہ چودھری صاحب کی بیٹھک میں چند لوگوں کے ہمراہ تشریف فرما تھے ناگاہ ایک شخص فقیرانہ لباس میں آئے سلام کیا آپ نے جواب دیکر منھ پھیر لیا جب وہ شخص چلا گیا تو لوگوں نے عرض کیا حضور آپ نے جواب دیکر چہرہ کیوں پھیر لیا ارشاد فرمایا کہ میری نعمت کو چھیننے آیا تھا خود اپنی

نعمت چھنوا گیا۔ راستے میں اس نے محسوس کیا جو نعمت و دولت میرے سینے میں کچھ دیر پہلے تک تھی اب محسوس نہیں ہوتی ہے لامحالہ جن بزرگ کی نعمت کو زائل کرنے کی کوشش کی تھی انھوں نے سلب کرلی ہے۔

فوراً واپس آیا اور قدموں پر گر کر عرض کرنے لگا حضور معاف فرمائیں تقصیر ہوگئی میری نعمت مجھ کو واپس عطا کر دیجئے اور مزید توجہ کا خواستگار ہوا۔

آپ نے اس کی سلب شدہ نعمت سے نوازتے ہوئے دعاؤں سے نوازا وہ شخص قدم بوس ہوا اور رخصت ہوگیا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت نعیم میاں صاحب قبلہ جو اپنا قیام امام باڑہ پر رکھتے تھے آپ کے پاس دیر رات گئے تک قیام پذیر رہے۔ رات کافی گذر گئی تو نعیم میاں حضور کو امام باڑہ پر پہنچانے کی غرض سے آپ ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور گھر والوں سے فرمایا دوازہ بند کرلینا لہٰذا دروازہ بند کرلیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد میاں تشریف لے آئے گھر والوں نے دریافت کیا میاں دروازہ بند ہے آپ کدھر سے تشریف لے آئے فرمایا بس آگیا۔

چودھری صاحب کا تخت ایک عرصہ سے محرم کی پانچ تاریخ رات میں اٹھتا ہے اور پوری رات گشت ہوتا ہے ایک مرتبہ کا ذکر ہے مذکورہ تاریخ میں زوردار بارش ہو رہی تھی لوگ آپ کے پاس پہنچے عرض کیا حضور کیا کریں تاریخ اٹھائیں یا نہیں فرمایا اٹھاؤ عرض کیا حضور بارش بہت تیز ہو رہی ہے۔ فرمایا تھم جائیگی تاریخ اٹھے گی اور تخت کا گشت بھی ہوگا۔ بارگاہ مولیٰ میں دست بدعا ہوگئے۔ آپ کی دعا قبول ہوئی بارش تھم گئی پوری رات گشت ہوا اور آپ تخت کے ہمراہ گشت میں

شامل رہے۔ حاجی عبدالحق عرف پمن صاحب نے شئہ دورہ کا جنگل خریدا اور اسکو کٹوانا شروع کردیا مسلسل خسارہ اور نقصان ہوتا رہا جب نقصان برداشت نہ ہوا تو اس کو چھوڑنے کا ارادہ کرلیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے میاں حضور بہت نقصان ہو رہا ہے جنگل چھوڑے دے رہا ہوں فرمایا بیٹا جنگل نہ چھوڑنا اس کے وسط میں ایک درخت ہے اس کے نیچے خزانہ مدفون ہے جب اس درخت کو کاٹنا تو مجھ کو اپنے ہمراہ لے چلنا اس کے بعد ابھی آدھا جنگل ہی کٹ پایا تھا کہ جمع پوری ہوگئ۔ اور کافی فائدہ بھی ہوا آپ کی نشاندہی کے مطابق جب اس درخت کو کاٹنے کی نوبت آئی تو آپ سے آکر عرض کیا میاں حضور تشریف لے چلیں آپ کل کے اوپر ٹالتے رہے آخر ایک روز حاجی صاحب نے عرض کیا کہ شاید آپ وہاں جانا پسند نہیں کرتے ہیں اسی لئے مجھکو روز ٹال دیتے ہیں ارشاد فرمایا آدھا جنگل کٹ گیا اور جمع کے ساتھ ساتھ فائدہ بھی ہو گیا اب کونسا خزانہ چاہتے ہو یہی تو وہ خزاہ تھا جو تمہیں فائدہ کی شکل میں مل گیا۔ آپ نے ایک عرصہ تک عیدگاہ میں امامت فرمائی اور آپ کے بعد تقریباً آٹھ سال آپ کے برادر اکبر حضرت سید حفظ الرحمٰن نرالے میاں نے امامت فرمائی

پھول پور بھیڑی میں ندی کے کنارے کچھ لوگوں کے کھیت تھے ندی میں سیلاب آگیا جس سے کھیت کٹنے لگے ایک شخص خبر دینے آیا کہ آپ لوگوں کے کھیت ندی میں سیلاب کی وجہ سے کٹے جارہے ہیں کچھ انتظام کیجئے۔

مالکان عزیز میاں حضور کے پاس پہنچے اور مدعا بیان کیا آپ نے ٹھیکریوں پر کچھ لکھ کردیا اور فرمایا کہ کھیتوں کے چاروں طرف دفن کردینا جو نہی کھیتوں کے

چاروں طرف وہ ٹھیکریاں گاڑی گئیں کھیتوں کا کٹنا موقوف ہوگیا۔

وصال:- ۱۳۸۴ھ میں آپ کا وصال مکن پور شریف میں ہوا۔

مزار مقدس حضرت سید فضل الرحمٰن میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے متصل ہے۔

ذکر صوفی سید الشاہ حکیم الدین میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

آپ حضرت سید ظہیر الدین دادا میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے بیٹے حضرت سید خلیل الرحمٰن صاحب نور اللہ مرقدہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ نہایت سادگی پسند بزرگ تھے ہمہ اوقات عبادت وریاضت میں مصروف رہتے تسبیح خوانی روزمرہ کا معمول تھا۔ آپ کی سخاوت وفیاضی کا یہ عالم تھا کہ اپنے باغ کے پھل اور درختوں کی لکڑیاں اور جو کچھ گھر میں ہوتا غرباء ومساکین کو عطا فردیتے اگر بستی میں کسی کا انتقال ہوجاتا تو بہت دیر تک آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں رہتا اس کے بعد اپنے ہاتھوں سے لحد تیار کرتے غسل دیتے کفن پہناتے اور قبر میں اتار کر تختے بھی خود لگاتے جب تک تدفین عمل میں نہ آتی تب تک کھانا تو دور پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پیتے جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو تمام گھر والوں کو دین پر قائم رہنے نماز اور روزے کی پابندی کرنے شرع مطہرہ پر چلنے اخلاق نبوی ﷺ کی روشنی میں زندگی بسر کرنے حسن سلوک کے ساتھ رہنے کی وصیتیں فرماتے رہے جاں کنی کے وقت کلمہ شریف وردزبان رہا اور السلام علیکم کہہ کر اس دار فانی سے کوچ کیا۔ آپ کی عمر شریف ستانوے سال کی ہوئی مزار مبارک مکن پور شریف بکیے باغ کے متصل شہید گاہ میں رحمت وانوار کا مرکز بنا ہوا ہے

ذکر صوفی سید الشاہ نعیم الدین میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

اسم گرامی : سید نعیم الدین

لقب : لوگ آپ کو نعیم میاں یا نعیم بابا کہتے تھے۔

ولادت : آپ کی ولادت دارالنور مکن پور شریف میں حضرت صوفی خلیل الرحمٰن میاں جعفری مداری کے یہاں ہوئی بہیڑی میں مستقل سکونت اختیار کی وصال کے وقت آپ بتھاستار گنج میں قیام پذیر تھے وہیں آپ کا وصال ہوا۔ وصال کی خبر سن کر بہیڑی سے آپ کے محبین بھی آپ کے یہاں حاضر ہوئے اور آپ کو بہیڑی لے آئے دو روز تک مدرسہ سید العلوم میں آپ کا جنازہ رکھا رہا چہرہ دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ ابھی مسکرا رہے ہیں یہ خون رسول اللہ ﷺ کا صدقہ تھا۔

قطب جامع مسجد کے سامنے نماز جنازہ پڑھی گئی بعدہ وہیں آپ کی تدفین عمل میں آئی ۹۶ رسال کی عمر شریف پائی۔ بہیڑی میں آمد سے قبل پیشوائے قوم وملت حکیم سید ظہیر الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حیدر آباد میں ایک عرصے تک صحبت میں رہ کر فیض حاصل کیا۔ آپ اکثر رات کو" اللہ ربی اللہ ربی کل نور " کا ورد فرماتے تھے۔

آپ کے تین صاحبزادے ہیں حضرت سید انعام الدین (عرف منے میاں)، حضرت سید مجیب الرحمٰن (عرف بھورے میاں)۔ حضرت سید عزیز الرحمٰن۔

ذکر صوفی سید الشاہ شمس الرحمٰن میاں جعفری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان

ولادت : ولادت باسعادت ۱۳۲۹ھ مکن پور شریف میں ہوئی

اسم شریف : سید شمس الرحمٰن ہے

تعلیم وتربیت : آپ کی تعلیم وتربیت والد محترم حضرت سید حفظ الرحمٰن نرالے میاں کی زیر عاطفت ہوئی والد محترم نے آپ کو کامل واکمل بنایا آپ کا چہرہ نہایت پرکشش اور ضو بار تھا۔ آپ کی تبلیغی سرگرمیوں اور رشد وہدایت کا حلقہ نہایت وسیع تھا بے شمار لوگوں کو بیعت فرما کر داخل سلسلۂ مداریہ کیا۔

ذکر الٰہی محبوب مشغلہ تھا اکثر اوقات آپ پر جلالی کیفیت کا غلبہ رہتا تھا آپ نے بہیڑی عیدگاہ میں امامت بھی فرمائی آپ کے بعد فاضل علوم نقلیہ وعقلیہ حضرت علامہ الحاج سید غلام السبطین صاحب نور اللہ مرقدہ نے اور ان کے بعد حضور مجاہد اعظم ہند شیر بیشۂ مداریت حضرت علامہ الحاج سید محمد مرغوب عالم صاحب جعفری مداری مدظلہ العالی تادم تحریر بحسن وخوبی اس کو انجام دے رہے ہیں موضع نائے تحصیل اتر ولی ضلع علی گڑھ اور موضع اُسیت (ککرالہ بدایوں) میں آپ نے اپنی تاریخ وصال سن وروز اپنے ہاتھ سے تحریر فرمائی اس تحریر کا سبب یہ ہے کہ جب آپ مذکورہ دونوں مواضعات سے رخصت ہونے لگے تو آپ کے مریدین اور معتقدین رو رو کر کہنے لگے نہ جانے میاں سے کب ملاقات ہوگی آپ نے فرمایا یا ہماری اور تمہاری ملاقات ضرور ہوگی میرے وصال کا وقت ابھی قریب نہیں آیا ہے اس لئے تاریخ وصال وسنہ تحریر فرمایا۔

بھیڑی میں آپ کا قیام جناب حاجی چودھری عبداللہ صاحب کے مکان پر جو نینی تال روڈ پولس چوکی کے سامنے تھا رہتا تھا جو تاریخ وصال اور سنہ آپ نے تحریر فرمایا اسی کے مطابق آپ کا وصال سرزمین بھیڑی پر ہوا یعنی ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ بمطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعہ آپکو حسب وصیت بھیڑی سے مکن پور شریف لے جایا گیا اور آپ کے دادا حضرت خواجہ سید فضل الرحمٰن اور دادی محترمہ سیدہ مہرہ النساء جعفری کے مزارات کے درمیان دفن کیا گیا۔

جس وقت آپ کی لحد تیار کی جا رہی تھی قبر میں چاندی کے سکوں کی شکل میں خزانہ نکلا یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ خدائے کریم نے اپنے محبوب اور دوست کی آمد پر خزانہ تقسیم فرمایا اس میں کے کئی سکے بھیڑی کے لوگ بھی لیکر آئے ایک سکہ پر شاہ عالم ۲۹۷ھ اور ایک پر دم مدار بیڑا پار کندہ تھا۔

قطعہ

جب حد سے بڑھا غم تو تیرا نام لیا ہے
بادہ نہ لیا ہے نہ کوئی جام لیا ہے
اب خوف ہے رہزن کا نہ گمراہی کا خطرہ
دامان مدار دو جہاں تھام لیا ہے

ادیبؔ

شجرۂ عالیہ قدسیہ جعفریہ مداریہ

زاد اللّٰہ شرفاً و تعظیماً

مرتبہ: حکیم الامت بابائے قوم وملت

حضرت علامہ حکیم سید محمد ولی شکوہ جعفری مداری

علیہ الرحمۃ والرضوان

میرے مولا اپنی ذات کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے

از طفیل حضرت مولا و زہرا اے خدا
مشکلیں حل کر مری مشکل کشا کیواسطے

دور کر رنج ومحن یا رب حسن کا واسطہ
اور حسین ابن علی مرتضیٰ کے واسطے

عبدیت کا تو سلیقہ کر عطا رب کریم
شہ علی اوسط لقب زین العبا کے واسطے

از طفیل باقر و جعفر امام المسلمیں
پنجتن کا عشق دے اپنی رضا کے واسطے

بہر اسماعیل مولا بخش دے میری خطا
اور محمد ہادیٔ راہ ہدیٰ کے واسطے

بہر اسماعیل احمد اے میرے رب کریم
جذبۂ ایثار دے مجھ بے نوا کے واسطے

از طفیل حضرت سید ظہیر الدین کے
میرا دل مضبوط کر روز جزا کے واسطے

بخش دے یارب بہاؤالدین کا حسن عمل
شہ علی حلبی کے زہد و اتقا کے واسطے

صدقے میں محمود دین جو ہیں اخیٔ شہ مدار
نسبتیں کر دے قوی اپنی رضا کے واسطے

صدقے میں جعفر سعید و شہ نظام الدین کے
زندگی کا دے سلیقہ مجھ گدا کے واسطے

حضرت اسحاق و اسماعیل کا یارب مجھے
صبر و استقلال دے اپنی رضا کیواسطے

حوصلہ دے شاہ ابراہیم اور داؤد کا
شہ وجیہ الدین پیر با صفا کے واسطے

شاہ عبداللہ کے صدقے میں الٰہی تو مجھے
بخش دے طور عطا اپنی عطا کے واسطے

بخش دے سوز و گدازِ قلب تو ارغون کا
حضرت محمود حامد پارسا کے واسطے

شاہ جان اللہ مان اللہ کے صدقے میں الہ
مکر شیطاں سے بچا پیر ہدیٰ کے واسطے

از طفیل شاہ بھیکا اور غنی کا واسطہ
دل غنی کر دے میرا جود و سخا کے واسطے

راہ کی تاریکیوں میں نجم دیں کی ہو ضیا
شاہ درباری میاں کے اتقا کے واسطے

زندگی کے پیچ و خم میں استعانت کر مری
شہ نظام الدین پیر با صفا کے واسطے

از طفیل عبد سبحاں بخش دے یارب مجھے
نسبتِ خورشید احمد پارسا کے واسطے

بخش دے وجدانِ حب مصطفیٰ یارب مجھے
شہ ظہیر الدین شیخ اتقیا کے واسطے

فضل رحماں اور خلیل پارسا کا واسطہ
ہو مدارِ زندگی تیری رضا کے واسطے

صدقے میں یارب نرالے شاہ محفوظ و عزیز
نسبتیں کر دے قوی اپنی رضا کے واسطے

دونوں عالم میں الٰہی سرخروئی کر عطا
شہ وحید الدین حکیمِ پیشوا کے واسطے

نعمت دارین مجھ کو بخش دے رب کریم	شہ نعیم الدین مداری رہنما کے واسطے
نورِ الفت سے میرے دل کو خدا معمور کر	شمس الرحمٰن اور نجیم مقتدا کے واسطے
ہو عتیق الرحمٰن کے دامن سے جو بھی منسلک	سرخرو کردے اسے روز جزا کے واسطے

منقبت شریف

چارہ سازِ دردمنداں حضرت دادا میاں

ہیں سکون و نورِ عیناں حضرت دادا میاں

آپ کے مرہونِ احساں حضرت دادا میاں

ہیں بہیڑی کے مسلماں حضرت دادا میاں

خانۂ دل کو مرے انوار سے بھر دیجئے

آپ تو ہیں مہر تاباں حضرت دادا میاں

از طفیل پنجتن بہر خدا ہو کچھ عطا

ہم بھی پھیلائے ہیں داماں حضرت دادا میاں

جس کی خوشبو تا ابد باقی رہے گی اے فریدؔ

ایک ہیں ایسا گلستاں حضرت دادا میاں

دم مدار
بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

خوشخبری

کل ہند سنی جمیعۃ المدار شاخ بہیڑی کے زیر اشاعت **خورشید مداریت** دوسری تصنیف ہے۔ اس سے قبل **نصیبة الابرار فی ظل قطب المدار المعروف به جمال قطب المدار** منظر عام پر آکر ہدیۂ ناظرین ہوئی۔ سلسلۂ اشاعت نمبر ۳ کے تحت عرس مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے حسین موقع پر ایک اور کتاب بنام

"سید الاولیاء"

(از مبلغ مداریت حضرت مولانا ابو ضیغم فرید احمد صاحب مداری بہیڑی)

شائع ہونے والی ہے جس میں شہنشاہ ولایت حضور سیدنا مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت سے لے کر وصال تک کے اہم واقعات و حالات، کشف و کرامات، مراتب و درجات، نعرۂ دم مدار بیڑا پار کی وضاحت، لفظ مدار العالمین پر اعتراضات کا جواب، زندہ مدار کہنے کی وجہ ان کے علاوہ اور بھی سربستہ پہلوؤں پر [illegible]ں و مفصل بحث کی گئی ہے انتظار فرمائیں۔

المعلن (مولوی) کاشف سعید شکوہی مداری بہیڑی

پیش کش

آل انڈیا سنی جمیعۃ المدار شاخ بہیڑی (بریلی)

Printed By : K. G. N. Printers Opp . Police Chowki Baheri (Bly.)

Madaarimedia.Com